موسمِ سرما اور اسلامی تعلیمات

مولوی حمزہ ظفر

متعلم تخصصِ علومِ حدیث، جامعہ

کائنات کا وجود اور اس میں ہونے والے تغیرات، جیسے مینہ برسنا، آندھیوں کا آنا، کہیں چلچلاتی دھوپ، اور کبھی دھوپ میں ہی بارش کا ہونا، ایسے ہی دریاؤں کا سوکھنا، آتش فشاؤں کا پھٹنا، دن رات کی آنکھ مچولی، ماہ وسال کا گزرنا اور اس کے بدلتے اثرات، یہ سب اللہ جل شانہٗ کے وجود پر دال ہیں کہ کوئی ہے جو اِن انتظامات کو سنبھال رہا ہے، اور کوئی ہے جس کے ہاتھ میں ان تمام چیزوں کی ڈور ہے، تبھی تو سمندر کی حدود قائم ہیں، اور وہ اپنی حد سے آگے نہیں بڑھتا، سورج روزانہ نئی جگہ سے طلوع ہوتا ہے، لیکن کبھی مغرب سے طلوع نہیں ہوا، بادل پانی ہی برساتا ہے، آگ جلاتی ہی ہے، یہ تمام چیزیں اللہ رب العزت کے حکم کی محتاج ہیں، اور اسی کے فیصلے پر کاربند ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا:

’’إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ‘‘ (القمر:۴۹)

ترجمہ: ’’ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا۔‘‘ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اور ان تمام چیزوں کی تخلیق اور ان کے مسخر ہونے میں غور وفکر کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

’’إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ‘‘

(آلِ عمران:۱۹۰)

ترجمہ: ’’بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں دلائل ہیں اہلِ عقل کے لیے۔‘‘ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

ایسے ہی طرح موسموں کا بدلنا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا مظہر ہے کہ کبھی سخت گرمی جو جھلسا دینے والی لُو کے ساتھ مزید سخت ہوجائے اور برف تک کو پگھلائے، اور کبھی یخ بستہ سردی، جو مائع کو بھی جمادے۔ کبھی ہر طرف ہریالی کی پوشاک اوڑھے پیڑ اور رنگ ہائے رنگ کے پھول، اور کبھی اداسی بکھیرتے

خشک اور زرد پتوں کا موسم، یہ تمام حالات بھی اللہ جل شانہٗ کی طرف ہی سے ہیں، ان میں سے ہر موسم اپنی ایک منفرد اور الگ خصوصیت اور شناخت رکھتا ہے، اور ان میں انسان کے لیے بہت غور وفکر کرنے کی چیزیں ہیں۔

سردی کا وجود

سردی کے وجود کے پیچھے بھی اللہ جل شانہٗ کی ایک حکمت پنہاں ہے، اور ایک نظام اس کے پیچھے کار فرما ہے۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’اِشْتَکَتِ النَّارُ إِلٰی رَبِّهَا، فَقَالَتْ: ”رَبِّ اَکَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا“، فَاَذِنَ لَـهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِيْ الصَّيْفِ، فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْـحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ.‘‘ (۱)

ترجمہ: ’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جہنم نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اے میرے پروردگار! میرا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے، لہٰذا مجھے سانس لینے کی اجازت عنایت فرمائیں، اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دے دی، ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں، تم لوگ جو سردی کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہو وہ جہنم کے (ٹھنڈا) سانس لینے کی وجہ سے ہے اور جو گرمی کی تپش محسوس کرتے ہو وہ جہنم کے (گرم) سانس لینے کی وجہ سے ہے۔‘‘

موسمِ سرما مومن کے لیے بہار

موسمِ سرما بے شک خشکی سے بھرپور موسم ہے، لیکن مومن کے لیے یہ بہار کا کام کرتا ہے، جس طرح بہار میں ڈھیروں پھول کھلتے ہیں، اور ہر طرف ہرے بھرے پیڑوں کی دلکشی ورعنائی انسان کو اپنی طرف کھینچتی ہے، اسی طرح سردیوں میں اعمالِ صالحہ پر بکثرت قادر ہونا، ان پر اجر کا بڑھ جانا، اس کی دیگر فضیلتیں مومن کو وہی مزہ اور فائدہ پہنچاتی ہیں، جیسا لطف انسان بہار کے موسم میں اٹھاتا ہے، وہ نیکیوں کے باغات میں خوب چرتا ہے، اور اعمالِ صالحہ کے میدانوں میں خوب دوڑیں لگاتا ہے، چنانچہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

’’اَلشِّتَاءُ رَبِيْعُ الْـمُـؤْمِنِ قَصُرَ نَهَارُهٗ فَصَامَ وَطَالَ لَيْلُهٗ فَقَامَ.‘‘(۲)

ترجمہ: ’’سردی کا موسم مومن کے لیے بہار ہے، سردیوں کا دن چھوٹا ہوتا ہے، چنانچہ وہ اس میں روزہ رکھتا ہے، اور رات لمبی ہوتی ہے، چنانچہ وہ اس میں قیام کرتا ہے۔‘‘

ایسے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

’’سردی کا موسم عبادت کرنے والوں کے لیے غنیمت کا موسم ہے۔‘‘(۳)

نیز مشہور تابعی عبید بن عمیر لیثیؒ جب سردی کا موسم آتا تو فرماتے:

’’اے اہلِ قرآن! تمہاری نمازوں کے لیے راتیں لمبی ہوگئی ہیں، اور تمہارے روزے رکھنے کے لیے دن چھوٹے ہوگئے ہیں، لہٰذا اسے غنیمت جانو۔‘‘(۴)

ایسے ہی موسمِ سرما میں بوجہ مشقت مختلف اعمال کا اجر بھی بڑھا دیا جاتا ہے، اور ان پر اللہ تبارک وتعالیٰ ڈھیروں اجر عنایت فرماتے ہیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

’’اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا، وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ؟ ”إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَی الْـمَکَارِہِ، وَکَثْرَۃُ الْخُطَا إِلَی الْـمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاۃِ بَعْدَ الصَّلَاۃِ، فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ.‘‘(۵)

ترجمہ: ’’کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کردے اور درجات بلند کردے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور بتلایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: (سردی وغیرہ کی) مشقت اور ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور مساجد کی طرف کثرت سے قدم بڑھانا، پس یہی رباط (یعنی اپنے نفس کو اللہ کی اِطاعت میں روکنا) ہے۔‘‘

سردی کی شدت کی وجہ سے اکثر نرم گرم بستر کو چھوڑ کر اُٹھ کر وضو کرنا اور مسجد جانا ایک شاق امر ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گناہوں کی مغفرت اور درجات کی بلندی کا سبب بتلایا ہے۔ معلوم ہوا کہ سردی کا موسم کثرت کے ساتھ عبادات کرنے کے لیے ایک بہترین موقع ہے۔

موسمِ سرما اور تعلیماتِ نبوی

اسلام کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے معتقدین کو زندگی گزارنے کے تمام احسن طریقے سکھائے ہیں، کوئی بھی شخص اسلام کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں معاملہ میں ہم اسلام کو رہنما نہیں پاتے، بلکہ دنیوی واُخروی، داخلی وخارجی تمام چیزوں کے متعلق اسلام ہمیں تعلیمات سے روشناس کراتا ہے۔ موسمِ سرما بھی ان تعلیمات سے خالی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، نیز خلفاء اربعہ اور اسلاف امت نے اس موسم میں بھی احکاماتِ الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے، چنانچہ سب سے پہلے یہ جان لیں کہ تمام موسم، ان میں آنے والے حالات، اور ان کا انسانی زندگی پر اثر یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے، کسی موسم کی اپنی کوئی خوبی نہیں

کہ اس کے آتے ہی راحتیں میسر ہوجائیں، اور کسی موسم کی خود کارستانی نہیں کہ اس کے دوران صعوبتیں پیدا ہوجائیں، یہ سب محض ارادۂ خداوندی سے ہے، اس لیے سردی ہو یا گرمی ہمیں موسم یا زمانہ کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’قَالَ اللهُ: يَسُبُّ بَنُوْ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ.‘‘(۶)

ترجمہ: ’’(حدیث قدسی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: ’’بنی آدم زمانے کو برا بھلا کہتا ہے، جبکہ میں زمانہ ہوں، رات دن کا پلٹنا میرے ہاتھ میں ہے۔‘‘

اسی طرح موسمِ سرما میں ہونے والے موسمی بخار کی وجہ سے کئی لوگ بیمار ہوجاتے ہیں، اور نادانی میں بیماریوں کو بھی کوسنے لگ جاتے ہیں، جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امِ سائب رضی اللہ عنہا کو بخار کو برا کہنے سے منع فرمایا، اور اس کی وجہ بھی بتلائی کہ یہ گناہوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے سے زنگ کو دور کرتی ہے۔ (۷)

اعمالِ صالحہ

موسمِ سرما میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے اعمالِ صالحہ کرنے کی ترغیب دی ہے، نیز موسمِ سرما اعمالِ صالحہ کی ادائیگی کے لیے، اور قضا روزوں کے لیے ایک بہترین سہولت ہے، جس میں کم مشقت برداشت کرتے ہوئے انسان اجرِ عظیم کا مستحق بن سکتا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ.‘‘(۸) یعنی ’’سردیوں میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے۔‘‘

نادار اور مفلس لوگوں کے ساتھ ہمدردی

اُخوت، ایثار اور ہمدردی یہ ایسے جذبے ہیں جو اسلام نے ہی متعارف کروائے ہیں۔ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے کی جیسی ترغیب اسلام دیتا ہے، اور کوئی نہیں دیتا۔ بھائی چارگی، صلہ رحمی، رحم دلی، اسلام کی اہم تعلیمات ہیں، جن میں اسلام صرف مسلمانوں کو ہی خاص نہیں کرتا، بلکہ غیر مسلموں حتیٰ کہ چوپایوں تک کو اس میں شامل کرتا ہے۔ ایسے ہی سردی کے موسم میں بعض غریب افراد ایسے ہوتے ہیں جو اپنے لیے گرم لباسوں کا انتظام نہیں کر پاتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ایسے نادار اور مفلس لوگوں کی مدد کرنے کی ترغیب دی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ.‘‘(۹)

ترجمہ: ’’جو کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کپڑا پہنائے گا، اللہ رب العزت اسے جنت کا لباس

پہنائیں گے۔‘‘

سردی کی شدت سے پناہ

ہر چیز میں خیر وشر دونوں پہلو موجود ہوتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ہر چیز میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے خیر و عافیت طلب کی ہے، جبکہ اس چیز کے شر سے پناہ مانگی ہے۔ ایسے ہی سردی کے شر سے بھی نبی کریم ﷺ نے پناہ چاہی ہے، چنانچہ حضرت ابوسعید خدری وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

’’اگر سخت سردی کا دن ہو، اور اس وقت کوئی بندہ یہ دعا: ’’لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مَا اَشَدَّ بَرْدَ هٰذَا الْيَوْمِ، اللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ زَمْهَرِ يْرِ جَهَنَّمَ‘‘ پڑھے، تو اللہ جل شانہ جہنم سے ارشاد فرماتے ہیں: ’’میرے بندے نے تیرے زمہریر نامی علاقے سے پناہ مانگی ہے، اور میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے پناہ دی۔‘‘(۱۰)

موسمِ سرما میں شرعی سہولتیں

قانونِ الٰہی ہے کہ ہر تنگی آسانی لیے پھرتی ہے، ایسے ہی فقہاء کے یہاں ایک اصول متعارف ہے کہ ’’اَلْمَشَقَّةُ تَجْلِبُ التَّيْسِيْرَ‘‘ کہ مشقت آسانی کو کھینچتی ہے، لہٰذا جہاں موسمِ سرما چند سختیوں کو اپنے دامن میں لیے پھرتا ہے، وہیں ڈھیروں راحتیں بھی یہ اپنے جلو میں لیے ہوئے ہے۔ شریعت نے جاڑے کے اس موسم میں پیش آنے والی پریشانیوں اور مشقتوں کا علاج بھی بعض سہولتوں کی صورت میں دیا ہے، جس میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

۱: گرم پانی کا استعمال

سردیوں میں پانی ٹھنڈا ہوتا ہے، جو جسم انسانی کو بیمار کرنے میں ایک بڑا کردار ادا کرتا ہے، لیکن شریعتِ مطہرہ نے سردی کی حالت میں ٹھنڈے پانی کے استعمال کرنے کو لازم نہیں قرار دیا، بلکہ گرم پانی استعمال کرنے کی بھی سہولت دی۔ تاہم گرم پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں ٹھنڈے پانی کے استعمال کرنے پر بیش بہا فضائل بھی بیان کیے۔ ایک روایت میں سردی کی حالت میں اعضائے وضو کو مکمل دھونا، اور وضو اچھی طرح کرنے کو گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ بیان کیا گیا ہے۔

۲: تیمم کرنا

یہ بھی شرعی سہولیات میں سے ہے کہ سخت سردی کی حالت میں اگر گرم پانی دستیاب نہ ہو، اور ٹھنڈے

پانی کے استعمال سے مرض کے بڑھنے یا جان جانے کا خطرہ ہو تو ایسی حالت میں تیمم کرکے پاکی حاصل کی جائے۔ غزوہ ذات السلاسل میں سخت سردی کی حالت میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے رخصت پر عمل کرتے ہوئے ایسے ہی تیمم کرکے نماز پڑھائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ مسکرانے لگے، اور کچھ بھی نہ فرمایا۔(۱۱)

۳: موزوں پر مسح کرنا

شریعت کی طرف سے ایک سہولت یہ بھی دی گئی ہے کہ اگر سردی ہو یا عام حالات میں بھی موزوں پر مسح کرنا چاہیں تو یہ جائز ہے، البتہ فقہاء نے موزوں پر مسح کرنے کے لیے چند شرائط بیان کی ہیں، اگر ان شرائط کا خیال رکھا جائے تو موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

۴: گھر میں نماز پڑھنا

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے، اور اس کے فضائل میں کئی احادیث، نیز اس کے ترک کرنے پر کئی وعیدیں بھی احادیث میں آئی ہیں۔ لیکن فقہاء نے چند صورتوں میں گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ انہی صورتوں میں سے ایک صورت سخت سردی کا ہونا ہے، اگر سخت سردی ہو تو گھر میں نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، جیسا کہ نافع رحمہ اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ: ''انہوں نے ایک مرتبہ ''ضجنان'' نامی جگہ میں سردی کی ایک رات میں اذان دی، اور پھر فرمایا کہ اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو، اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بارش اور سردی کی رات میں یہ حکم دیا کرتے تھے۔''(۱۲)

موسمِ سرما اور حفاظتی اقدامات

موسمِ سرما کو انسان کی صحت کا دشمن بتایا گیا ہے، اور اس سے بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر اپنانے کی ترغیب بھی دی گئی ہے، چنانچہ سلیم بن عامر رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب سردیاں آتیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے ماتحتوں کو خط لکھتے، جن کا مضمون یہ ہوتا:

> ''سرما آپہنچا، جو ایک دشمن ہے؛ اس کے مقابلے کے لیے اونی کپڑے، موزے اور جرابیں وغیرہ تیار کرو، اون ہی کا لباس پہنو اور اوپر بھی اونی چادریں اوڑھو؛ کیونکہ سرما وہ دشمن ہے جو جلد داخل ہوتا ہے اور دیر سے جان چھوڑتا ہے۔''(۱۳)

اللہ رب العزت نے اون اور اس کے رُویں کو اپنی نعمت میں شمار کیا ہے، جس سے انسان سردیوں میں

اپنے لیے لباس تیار کرتا ہے، لہٰذا ایسے موقعوں پر انسان کو مناسب گرم لباس کا انتظام کرنا چاہیے، تاکہ وہ اللہ کے دیے ہوئے اس جسم کو مزید طاعات میں لگا سکے۔

موسمِ سرما کا پیغام

اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی پیدائش اور دن رات کی تبدیلی میں اہلِ عقل کے لیے کئی عبرت کی نشانیاں رکھی ہیں۔ موسموں کا آنا، ماہ وسال کا گزرنا، ہرے بھرے درختوں کا سوکھ کر جھڑنا، پتوں کا ٹوٹ کر گرنا، یہ بتاتا ہے کہ ہر عروج کو زوال ہے، کوئی بھی چیز ابدی نہیں۔ موسمِ سرما' یہ پیغام دیتا ہے کہ جس طرح میرے آنے سے درختوں کی دلکشی اور رعنائی عنقاء ہوئی، ان کے پتے جھڑ گئے، اور خس وخاشاک بن کر کچرے کے ڈھیروں پر پڑے، ایسے ہی انسان کا ایک وقت مقرر ہے، جس کے آتے ہی ساری لذتیں بے کار ہو جائیں گی، اور اس وقت وہ ساری تمناؤوں اور تمام خواہشات کو چھوڑ کر اپنی اصل منزل کی طرف گامزن ہو جائے گا، لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وقت رہتے ہی اپنی حقیقی منزل کو پہچانے اور اس کی تیاری کرے، قبل اس کے کہ فرشتۂ اجل لبیک کہہ دے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس موسمِ سرما کو ہمارے لیے خیر کا باعث بنائے، آمین۔

حواشی وحوالہ جات

۱: صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة النار، وأنها مخلوقة، رقم الحديث: ۳۲۶۰.

۲: السنن الكبرىٰ للبيهقي، باب ما ورد في صوم الشتاء، رقم الحديث: ۸۷۱۹.

۳: حلية الأولياء لأبي نعيم الأصفهاني، ذكر عمر بن الخطاب: ۱/۵۱، ط: دار الكتاب العربي.

۴: مصنف ابن أبي شيبة، باب ما قالوا في صوم الشتاء ، رقم الحديث: ۹۸۳۶.

۵: صحيح مسلم ، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره، رقم الحديث:۲۵۱.

۶: صحيح البخاري، باب لا تسبوا الدهر، رقم الحديث: ۶۱۸۱.

۷: صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض، رقم الحديث: ۲۵۷۵.

۸: مسند أحمد ، مسند عامر بن مسعود، رقم الحديث: ۱۸۹۵۹.

۹: سنن أبي داؤد، باب في فضل سقي الماء، رقم الحديث: ۱۶۸۲.

۱۰: عمل اليوم والليلة لابن السني، بَابُ مَا يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمٌ شَدِيْدُ الْحَرِّ أَوْ شَدِيْدُ الْبَرْدِ، رقم الحديث: ۳۰۶، ط: دار القبلة، بيروت.

۱۱: سنن أبي داؤد، باب إذا خاف الجنب البرد أيتيمم، رقم الحديث: ۳۳۴.

۱۲: صحيح البخاري، باب الأذان للمسافر، رقم الحديث: ۶۳۲.

۱۳: لطائف المعارف، لابن رجب الحنبلي، ذكر فصل الشتاء، ص:۳۳۰، ط: دار ابن حزم.